پوہ شدھ ۱۰

مہارانی صاحبہ کا برہمچاری مہاتما کے درشن کرنا

راجا صاحب کے ارشاد پر خود مہارانی صاحبہ فی الفور ہی ایک خواص اور ایک داسی کو ہمراہ لے کر ایک پینس (پالکی) میں سوار ہو کر چلدیں - پالکی گپھا کے نزدیک جا کر ٹھہر گئی - چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا - کوئی عورت یا مرد آس پاس نظر نہ آتا تھا - پس مہارانی صاحبہ پالکی سے اتر آئیں - داسی کو حکم دیا کہ لالٹین کو سامنے کر - اور آپ باہر کھڑی ہو کر گپھا کے اندر نگاہ دی تو کیا دیکھتی ہیں - کہ ایک بڑا ڈھیر راکھ کا ہے جس پر ایک مہاتما پرماتما کے دھیان (یاد الٰہی) میں بیٹھا ہوا ہے - مہارانی صاحبہ بلا توقف اندر گھس گئیں - مگر پالکی اٹھانے والے کہار اور داسی وغیرہ سب باہر ہی رہے - مہارانی صاحبہ کیلئے وہاں کوئی کرسی یا تخت تو تھا ہی نہیں اسی ڈھیری کے نزدیک بعد پرنام اس خاک آلودہ جگہ پر بیٹھ گئیں -

جب برہمچاری نے دھیان کھولا - تو حیران ہو کر سوچتا ہے - کیا میں خواب میں ہوں - یا جاگ رہا ہوں - کیونکہ کہاں وہ خاک آلودہ گپھا اور بن کا نواس کرنے والا یوگی - اور کہاں لالٹین کی تیز روشنی کے

سامنے ایک مہارانی صاحبہ کے بستروں (لباس) کی چمک دمک اور بھوشنوں (زیورات) اور جواہرات کی آب وتاب گویا کٹیا میں دیولوک کی طرح ستاروں کی سی دیپ مالا ہو رہی تھی۔ ایسا موقعہ اس مہاتما نے زندگی بھر میں پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ لحمہ لحمہ تیز بجلی سی چمک اسکی آنکھوں میں پڑ رہی تھی۔ حیران تھا۔ کہ رات کیوقت میں جو سامنے ایک ایسی حسین عورت اکیلی نظر آرہی ہے۔ یہ کون ہے۔ کیا سورگ لوک سے اندرانی خود میرے درشن کو آئی ہے۔ پھر خود ہی خیال کیا۔ کہ ہم شاستروں میں سنتے ہیں۔ کہ برہم چاریوں کو اس قالب کے علیحدہ ہونے پر ضرور سورگ ملتا ہے مگر میں نے تو اسی قالب میں سورگ لوک کی اپسرا کو پرتکش دیکھ لیا ہے۔ ادھر رشی ایسے مذکورہ خیالات میں غرقاب ہو رہا تھا۔ ادھر مہارانی صاحبہ رشی کے برہمچریہ آدی گنوں کو دل میں دھارن کرتی ہوئیں رشی کیطرف دیکھ دیکھکر تعجب ہو رہی تھیں۔ پس رشی کی نظر رانی کے چندر مکھ کمل دل نیتر اور اس کے بستروں وغیرہ جواہرات کے جڑے بھوشنوں پر پڑنے سے اس منی کا سورجیت (اندرا) کام دیو جاگے بغیر نہ رہ سکا اور اسکی درشٹی فوراً ہی بدل گئی مہارانی صاحبہ بھی خود سمجھدار چاتر پنڈتہ تھیں فوراً تاڑ گئیں۔ کہ رشی جی تو برہم چریہ کے تخت سے گر گئے ہیں۔ میں تو اس برہم چاری کی اتی ساہدنا کی تعریف خود اپنے مہاراجہ صاحب کی زبان مبارک سے سنکر آئی ہوں مگر افسوس کہ کام دیو نے اسکی برتی کو بھی ڈس کر زہر آلودہ بنا دیا ہے۔ پس رانی صاحبہ اسکے لاغر اور خاک آلودہ جسم کو دیکھ دیکھکر اشچریہ اور وچار کے گہرے سمندر میں غوطے کھانے لگیں ؎

پوہ سدی ۳

مہارانی صاحبہ کا کام دیو کی پربلتا (بہادری) پر وچار

مہارانی صاحبہ سوچتی ہیں۔ کہ اس برہمچاری کی اس سادہنا پر بھی دشٹیوں نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔

شلوک ۵

भिक्षाशनं भवनमायतनैकदेशः। शय्याभुवः
परिजनो निजदेहभारः॥ वासश्च जीर्णपट
खण्डनिबद्धकन्था। हा हा तथापि विषयान्न
जहाति चेतः॥८॥

ارتھ۔ بھکشیا مانگ کر بھوجن کا کرنا۔ مکان کے ایک کونے دگوشہ ہیں ٹھہرنا بھومی (زمین) پر سجا کرنا (سونا) اپنی دیہہ (جسم) کے بغیر دوسرا کوئی پاس نہیں ہے۔ پرانے کپڑوں کے ٹکڑوں کی گودڑی اوڑھنے کو۔ ہائے افسوس کہ ایسی صورت میں بھی وشئو پیچھا نہیں چھوڑتی ہیں۔

رانی صاحبہ نے پھر وچار کیا کہ یہ بیچارا تو کس باغ کی مولی ہے۔ اس کام دیو نے بڑے بڑے بلوانوں اور اُتم پُرشوں کو بھی اپنے بس میں

کیا ہے۔ جیسا کہ بھرتھری ہری کرت۔ شرنگار۔ ستک۔ شلوک اوّل میں
بھرتھری جی لکھتے ہیں۔

شلوک

शम्भु स्वयम्भु हरयो हरिणेक्षणानां ।।
येनाक्रियन्त सततं गृहकर्मदासाः
वाचामगोचर चरित्र विचित्रिताय
तस्मै नमो भगवते कुसुमायुधाय ।।१।।

ارتھ۔ شمبھو (شوجی) سونبھو (برہماجی) ہری (وشنوجی) ان تینوں دیوتاؤں کو مرگ آنکھنی استریوں کے جس کام دیو نے گھر کے کام کرنے کو نوکر بنا دیا۔ اسلئے کام دیو کی وچتر تا لکھنے اور پڑھنے سے باہر ہے۔ اِس لئے بھرتھری ہری کہتے ہیں۔ یعنی میں شوجی کو کیا نمسکار کروں۔ برہماجی کو کیا نمسکار کروں اور وشنوجی کو کیا نمسکار کروں جس کام دیو کے یہ تینوں دیو بس میں ہیں ابھی کام دیو کو ہی نمسکار کرتا ہوں۔ اسطرح بھرتھری جی نے کام دیو کے بارے میں افسوس ظاہر کیا۔ یہی رانی صاحبہ کے اس خیال کو ورنن کرتے ہوئے سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے سروتا جنوں کو فرمایا۔ کہ دھنیا دیئے سری اری ہنت دیوجی مہاراج کو کہ جنہوں نے ایسے کام دیو کو جیت لیا ہے۔ اور نِش کام۔ نِش کرودہ۔ نِر لوبھہ نِر ممتو سروگیہ جیندر پد کو حاصل کیا ہے پھر رانی صاحبہ کا خیال اس کام دیو کے نیچ پن پر پڑا۔ کہ دیکھو دُشٹ کام دیو نے نیچ سے نیچ کے گھٹ میں بھی آسن جمانے سے گریز نہ کی۔ یتھا

شلوک ؎

कृशः काणः खञ्जः श्रवणरहितः पुच्छविकलो
व्रणी पूयक्लिन्नः कृमिकुलशतैरावृततनुः।
क्षुधाक्षामो जीर्णः पिठरककपालार्पितगलः
शुनीमन्वेति श्वा हतमपि निहन्त्येव मदनः॥

ارتھ - شوانیعنی کُتّا - کیسا کُتّا - سوکھا ہوا - کانا - لنگڑا - کان گل کر گر گئے ہیں - سے پونچھ (دُم) بھی گل سڑ کے گِر گئی ہوئی - کھاج (خارش) سے بدن میں زخم ہوئے ہوئے - جن میں راد ہیہ (پاک) بڑی ہوئی ہے اور بُہت سے کیڑے کُل بلاٹ کر رہے ہیں - اور بھوک کا ستایا ہوا - کھانے کے واسطے پُرانے برتن میں مُکھ دینے (منہ ڈالنے) سے برتن کے پھوٹ جانے سے برتن کا گلما گلے میں پڑا ہوا ہے - ایسے ہونے پر بھی وہ کتا کام دیو کے بس ہوا ہوا کُتّی کے پیچھے جاتا ہے - اور وہ کُتّی اُسکو کاٹنے کو پڑتی ہے - تس پر بھی دزن یعنی کام دیو اس کُتّے کے ہردے سے آسن نہیں اُٹھاتا -

دیکھئے اب رانی اِس مہاتما سے کیا گفتگو کریگی

پوہ سدی ۴

مہارانی صاحبہ کا برہم چاری پر اوپکار

جب مہارانی صاحبہ نے بڑے بڑے بلوان اونچ سے اونچ اور نیچ سے نیچ انسانوں اور حیوانوں کو کام دیو کے بس میں پایا - تو سوچا کہ اب

میرے لئے کوئی ایسی تدبیر کرنا یوگ ہے۔ کہ جس سے یہ گرا ہوا یوگی پھر اسوار ہو جائے۔ تاکہ اُسکی سالوں کی سادہنا حوالہ خاک نہ ہونے پائے اور میرا یہاں آنا بھی سُپھل ہو۔ پس اُسکو راہ راست پر لانے کی غرض سے مہارانی صاحبہ نے اُس برہم چاری سے عرض کی۔ کہ آپ کی کیا منشاء ہے۔ حکم کرو۔ میں حاضر ہوں۔ برہم چاری اُس کی اس گفتگو سے بڑا خوش ہوا۔ اور اپنا خیال جو دل میں تھا۔ جتلا دیا۔ مہارانی صاحبہ نے جو بڑی ہی بتی بہرتا اور پنڈتہ تھیں۔ فوراً ہی اپنا چالیس پچاس ہزار روپیوں کی قیمت کا دوشالہ اپنے اوپر سے اوتار کر اُس راکھ یعنی سواہ کے ڈھیر پر بچھا دیا۔ برہم چاری جی فوراً ہی چمک کر بول اُٹھے۔ کہ ہیں ہیں ایسے قیمتی دوشالہ کو سُواہ میں کیوں خراب کرتی ہو۔ تب مہارانی نے برہم چاری کے مُنہہ کی طرف دیکھکر فرمایا۔ اے برہم چاری میرا یہ دوشالہ تو پچاس ہزار روپیہ کا ہوگا۔ راکھ لگ گئی تو کیا ہو گیا۔ جھاڑنے سے صاف ہو جاویگا۔ مگر آپکا برہم چریہ دھرم جو چوبیس[۲۴] سال کے پریشرم (محنت) سے اور بڑے کشٹوں سے کمایا ہوا ہے۔ جس کا مول ہی نہیں ہے یعنی امولک ہے۔ اُس کو وشی بھوگ کی خاک میں ڈالکر ناش کرنے لگے ہو۔ کیا اسکا تجھے افسوس نہیں ہے۔ مہارانی صاحبہ کی یہ سکھشیا سُنتے ہی وہ برہم چاری سنبل گیا۔ اور اپنے پہلے کے ابھیاس کے انکول پھر ویسا ہی شانتی روپ ہو گیا کہ جیسا پہلے تھا۔ پس دل میں پچھتاتا ہوا کہنے لگا۔ کہ اے ماتیشوری اے گورنی۔ تجھکو دہنباد دیتا ہوں کہ جس نے مجھہ گرے ہوئے کو اچھی سکھشیا دیکر پھر اسوار کرا دیا۔

یعنے دہرم سے پتیت ہوتے یعنی گرتے ہوئے کو سوادھان (یعنی ہوشیار) کر دیا۔ اس آپ کے احسان کو کبھی نہ بھولونگا۔
تب مہارانی صاحبہ بولیں۔ آپکو بھی دھن ہے۔ جو آپ دہرم میں سوادہان ہوگئے ہیں۔ پس رانی صاحبہ نے برہم چاری کو نمسکار کیا اور اپنے محلوں کو واپس چلی گئی۔
یہ درشٹانت سُنا کر پھر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے فرمایا۔ کہ سروتا جن آپ ضرور سمجھ گئے ہونگے کہ پانچ مہابرتوں میں سے جو تھا مہابرت یعنی برہم چریہ کا پالنا اتی دُشکر ہے۔

پوہ شُدی ۵

واکھیان امرتسر پانچویں بول سے آٹھویں تک کا بیان

پانچویں بول میں سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے فرمایا کہ چھہ کایہ میں سے وایو کایہ کی دیا پالنا اتی دُرلبھ ہے۔ پھر فرمایا کہ پہلی کایہ کا نام پرتھوی کایہ ہے۔ (۱) جیسے جیوکہ جنکی کایہ پرتھوی یعنی سب قسم کی مٹی ہے (۲) اپ کایہ (سب قسم کا پانی) (۳) تیو کایہ (سب قسم کی اگنی یعنی آگ) (۴) وایو کایہ (سب قسم کی وایو یعنی ہوائیں) (۵) بنسپتی کایہ (سب قسم کی ہری سبزی یعنی نباتات) پھر آپ نے فرمایا۔ کہ

یہ پانچوں ستھاور کایہ اکندریہ جیو ہوتے ہیں۔ یعنی دراصل گیان
اندریہ پانچ ہوتی ہیں۔ (۱) سُرت اندری (کان) (۲) چکھشو اندری
(آنکھیں) (۳) گہران اندری (ناک) (۴) رس اندری (زبان) (۵)
سپرش اندری (توچا۔ چرم) یعنی کل سریر جس کو بدن کہا جاتا ہے
ایک اندریہ جیو اُسکو کہتے ہیں۔ جس کے صرف سپرش اندری یعنی
صرف بدن ہو کان۔ آنکھ۔ ناک۔ مُنہ نہ ہو۔ مثلاً مٹی۔ پانی۔ اگنی۔
وایو۔ سبزی یہ پانچوں مذکورہ بالا ستھاور کایہ ہوتے ہیں۔ اور چھٹی
کایہ کا نام ترس کایہ یعنی جنگم کایہ یعنی چلنے پھرنے والے جیو فرمائے
یعنی بے اندریہ تے اندریہ۔ چو اندریہ۔ پنچندریہ۔ بے اندریہ جیو اُس کو
کہتے ہیں۔ جس کے صرف بدن اور مُنہ ہو یعنی کِرم۔ گنڈریا۔ جوک
وغیرہ تے اندریہ اوسکو کہتے ہیں جسکے بدن مُنہ ناک ہو یعنی چیونٹی
(کیڑی) کُنتھو۔ کھٹمل چچڑی کان کھجورا وغیرہ چو اندری اوسکو کہتے
ہیں۔ جسکے بدن۔ منہ ناک۔ اور آنکھ ہوتی ہیں۔ مثلاً مکھی۔ مچھر۔ بھونڈ۔ بچھو وغیرہ
وغیرہ پانچ اندری جیو اُسکو کہتے ہیں۔ جسکے پانچوں اندریں یعنی بدن مُنہ
ناک۔ آنکھ کان ہوں۔ مثلاً حیوانات مویشی یعنے گائے بھینس گھوڑا۔ ہاتھی اونٹ وغیرہ
و پرند۔ یعنے۔ طوطا۔ مینا۔ کبوتر۔ کوّا وغیرہ وغیرہ وجل چر۔ یعنی
مچھلی۔ مچھ۔ مینڈک وغیرہ وغیرہ علاوہ اسکے منش یعنے انسان
آدمی اور دیوتے وغیرہ۔

پھر آپ نے فرمایا۔ کہ چھہ کایہ میں سے وایو کایہ کی دیا (رکھیا)
کرنا درشٹی گوچر نہ ہونے سے اتی دُرلبھ ہے۔

(۶) چھٹے بول میں آپ نے فرمایا کہ پانچ سُمتیوں۔ میں سے بہا شا سُمتی کا پالن کرنا اتی دُرلبھ ہے۔

(۷) ساتویں بول میں فرمایا کہ شکتی (ہمّت) کے ہوتے ہوئے رکھا کرنا اتی دُرلبھ ہے۔

(۸) آٹھویں بول میں فرمایا کہ اِندریوں کے بھوگ ملتے ہوئے تیاگ کرنا (چھوڑنا) اتی دُرلبھ ہے۔

جو دُرلبھ کاریہ کو کرتے ہیں۔ وہی دھارمیک سورما پُرش و اِستریں ہوتے ہیں۔

یتھا سوتر دسویں کالک ادہین تیسرا گاتھا۔ ۱۴

दुक्कराइं करित्ताणं।
दुस्सहाइं सहेत्तु य॥
केइत्थ देवलोएसु।
केई सिज्झन्ति नीरया॥ १४॥

ارتھ۔ جو دُشکر (مشکل) ہے کرنا۔ یعنی تپسیا وغیرہ جسکو کرتا ہے جو دُشکر ہے۔ سہنا یعنی کڑوا بچن وغیرہ جسکو سہنا یعنے برداشت کرنا بہت مشکل سورمے پُرش کئی سورگ میں اوتپن (پیدا) ہوتے ہیں۔ اور کئی کرم سے رہت ہو کر موکش ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جو پُرش اور اِستریں موکش ہونا چاہیں۔ تو مذکورہ بالا دھرم میں ضرور اَوش (ضرور) اودّم کریں۔ یہی ہماری شِکشا کا پرمارتھ ہے جب سروتا جنوں نے آپ کے یہ پوِتر اُپدیش سُنے

تو وہاں کے لوگ خوش ہو ہو کر آپ کی تعریف کرنے لگے۔

پوہ شدی ٦

نیک اصحاب کو ستہ مارگ سے گرانے کی بے ہودہ کوششیں

ناظرین یہ بات بھی قابل بیان ہے۔ کہ جب سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کے پُرتاثیر لیکچروں کے دیپک (چراغ) سے شردّھا جنوں کے ہردوں میں ستہ آہستہ بیدار تھوں کے پریکشیا کرنے کے لئے کافی روشنی ہو گئی۔ اور آپ کے گیان و ویراگ بھرے اوپدیشوں کی سوبھا ہونے لگی۔ اور کئی برہمن کھشتری وغیرہ بھی آپس میں اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے مابین آپ کے گیان و اوپدیش کا ذکر کرتے ہوئے جین مُنیوں کی سادھنا اور اُنکے تپ۔ جپ برہم چریہ کی پرستسا کرنے لگے۔ مگر خواہ کوئی کام کیسا ہی اُدتم کیوں نہ ہو۔ کُل کی ایک سمتی کبھی نہیں ہو سکتی مثلاً سورج کی روشنی کو ناپسند کرنیوالے بھی کئی جیو ہوتے ہیں اسیطرح بعض ہٹھ دھرمی لوگ (متعصب اشخاص) یوں کہنے لگے۔ اجی آپ نہیں جانتے ہیں۔ ہم کو تو جین کے سادھوؤں کے درشن تک کرنا بھی یوگ نہیں ہے۔ پھر یہ کب جائز ہو

سکتا ہے۔ کہ اُن کا لیکچر سُنا جاوے۔ اگر تم لوگ اِن کے شاستر سننے لگ جاؤ گے تو محکرہ ہے۔ کہ تم جین مارگ کو ہی قبول کر لو۔ پھر تو تمہارا جنم ہی پلٹ جائیگا۔ یعنی تم ورن شنکر ہو جاؤ گے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم کو ذات سے خارج کر دیا جائیگا۔

اِس پر شروتا جن بولے۔ سُنو بھائیو۔ ہم لوگ مائی پاربتی جی دیوی کا ویاکھیان کئی روز سے سن رہے ہیں۔ اور ہم نے اُن سے کئی ایک نیم بھی کئے ہیں۔ مگر ایسا کرنے پر نہ تو ہمارا جنم پلٹا ہے۔ اور نہ ہی ہم ورن شنکر ہوئے ہیں۔ آپ ہی کہیں۔ کہ کیا ہم انسان سے حیوان ہو گئے ہیں۔ ہمارا کیا بگڑ گیا ہے۔ ہاں اگر سچ پوچھتے ہیں۔ تو ہمارا بنسبت پیشتر کے سدھار تو ضرور ہوا ہے۔ یعنی پہلے ہم گوشت خور تھے۔ مدرا (شراب) کا استعمال کرتے تھے بیسوا آدی گمن اکاریا تک سے بھی ہمیں پرہیز نہ تھا۔ جھوٹ شہادتوں کو اگرچہ بُرا جانتے تھے۔ مگر تم نہ تھا۔ والدین (ماتا پتا) کی سیوا بھگتی (خدمات) کے فرائض کو انجام دینا تو درکنار۔ اُنسے اُلٹا مقابلہ کرتے تھے مگر جس دن سے ہمارے ہردوں میں جین بانی کے دیپک کی کچھ روشنی پہونچی ہے۔ ہمارا دِل ایسے اکاریوں سے متنکر ہو گیا ہے۔ ایسے کام کرنے سے دِل کانپتا ہے۔ آپ خود ہی تعصب کی عینک کو وچار درشٹی سے علیحدہ کر کے تبلائیں کہ جو اِن مذکورہ بالا افعال (کرموں) کے

کرنے والے اشخاص ہوں۔ اُونکو ذات سے باہر کرنا مناسب ہے۔ یا ہم کو۔

خیر کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اگر تم لوگ بکش (تعصب) کی مدراد شراب) کے نشہ مَیں متوالے ہوکر ہمکو اپنی ذات سے خارج کردوگے۔ توبھی ہمارا کچھ ہرج نہ ہوگا۔ ہم اور نیک آچار والوں سے برتاؤ کرلیں گے۔

ضروری نوٹ

پوہ شدی ۶ کو تیرتھنکر شری مہا ویر بھگوان بمل ناتھ جی مہاراج کا گیان کلیان ہوا ہے۔

پوہ شدی ۷

جین دھرم کی فضیلت و پاکیزگی کے خلاف لوگوں کی غلط فہمیاں

جب امرتسر کے اکثر برہمنوں اور کشتیریوں کے مابین کچھ گڑبڑ سی ہونے لگی۔ تو وہ لوگ نندیا کرنیوالوں میں سے چند اشخاص کو اپنے ہمراہ لیکر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کی سیوا میں آئے۔ اور آپ کے حضور میں انہوں نے مندرجہ ذیل چار پرشن کئے

پرشن پہلا

کسی شخص نے یہ کہا - آجی جینیوں میں اور تو سب باتیں اچھی ہیں - مگر یہ لوگ اشنان نہیں کرتے جو اشنان دہرم سورگ اور موکہشن کے دینے والا ہے - جب وہی نہیں تو اور کریا سدہ کیسی ہو سکتی ہے -

پرشن دوسرا

کسی شخص نے یہ پرشن کیا - کہ ہمارے تنکرا چاریہ نے جینیوں کے درشن کرنا منع کیا ہے -

پرشن تیسرا

کئی ایک اشخاص یوں بولے - اجی - کئی برہمن لوگ ہمکو یہ کہتے ہیں - کہ جینی لوگ شادی کے وقت آٹے کی گئو (گائے) بنا کر اسکا ودہ کرتے ہیں -

پرشن چوتھا

کسی نے ایسا کہا - کہ - اجی - جینیوں کی نندیا تو ہمارے گورو نانک صاحب نے بھی لکھی ہے -

پس سری مہاستی جی مہاراج نے یہ چاروں پرسن سنکر اور شردہتا جینیوں کو جواب کے منتظر پاکر نا موش رہنا نامناسب سمجھ کر انکا جواب حسب ذیل دیا -

اے بھائیو - اِس گڑ بڑ کا کارن کیوں (صرف) دویش بہاؤ ہی ہے۔ یعنی زیادہ تر توجب سے جین منیوں کی منڈلی میں سے علیحدہ ہو کر آتما رام جی شری مان جیون رام جی مہاراج کے چیلے نے پیتا مبر مت کو دھارن کیا ہے تب سے ہی اوس نے اور اُسکے سیوکوں نے جین منیوں کو دویش بہاؤ (عداوت) سے ڈھونڈیئے نام کہکر نندیا کرنا اور نندیا کا ہر خاص وعام میں پستکوں دوارہ پرچار کرنا ہی مکھ دھرم مان لیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آتما رام جی سمیگی کے دویش بہاؤ کا کارن

ناظرین، آتما رام جی سمیگی کو جین منیوں سے عداوت کیوں تھی اِس کا بھی کچھ ذکر کر دینا مناسب سمجھا جاتا ہے۔ جو موہن لعل امرتسر والہ نے اپنی بنائی ہوئی پستک جو بنام دریا دی مکھ چپیکا ہے۔ جو سمت ۱۹۴۹ میں اینگلو سنسکرت یتنترالہ انارکلی لاہور میں لالہ رام چند مینجر کے پربندھ سے چھپی ہے۔ جو جین سبھا امرتسر سے مل سکتی ہے۔ کچھ تو اِس میں سے اور کچھ بزرگان جین اقوام سے سننے میں آئے ہیں کئی نوٹ لکھتا ہوں۔

آتما رام جی پہلے سری سری جیون رام جی مہاراج کے چیلے تھے۔ مگر گورو مہاراج نے انکو بے مکھ ہوا جانکر جین منیوں کی منڈلی سے الگ کر دیا۔ تب پنجاب کے تمام اضلاع

کو چھوڑ کر آتما رام جی آگرہ میں پہونچے اور سمت ۱۹۲ میں وہاں پر جین منی سری سوامی رتن چندجی مہاراج کی شرن (پناہ) لی۔ اور اُن سے جین سوتروں کے پڑھنے کی اتجاکی۔ سری سوامی جی مہاراج نے اُنکی بنتی کو سوئیکار کرکے جین کے کئی سوتر پڑھا دیئے۔ مگر جیسی جسکی خصلت ہو اوس سے اوس کے مطابق ہی عمل ظہور میں آتا ہے۔ چنانچہ آتمارام جی نے سوامی رتن چند جی مہاراج کے اوپکار کا عوض یہ دیا۔ کہ خاص سوامی جی مہاراج کے بھی کئی کہیتروں کے سیوکوں کو ورغلانا (بہکانا) شروع کردیا۔ بلکہ کئی ایک انجان سیوکوں کی شردھا میں خلل ڈال ہی دیا۔ اُسکی اِس چال نے آخر اوسکو وہاں سے بھی نرادر کرایا۔ تو اوس کو وہاں سے بھی نکلنا پڑا اور بھی کئی سببوں سے آتما رام جی کو لاچار پنجاب میں ہی واپس آنا پڑا۔ سری سری سوامی جیون رام جی مہاراج سے تو پہلے ہی بے مکھ ہوکر گئے تھے اِس لئے اُن کی شرن میں تو آ ہی نہیں سکتے تھے۔

پس آتما رام جی نے "سری سری ۱۰۰۸ اچنیاچاریہ پوج امر سنگھ جی مہاراج کے چرنوں کی شرن لی۔ وہ بڑے دیالو تھے اونہوں نے اوسکو آدر دیگر اپنی شرن میں لے لیا۔ اور اپنے روبرو ان کے ویاکھیان کروائے اور اپنے ششئوں کو بھی آتما رام جی کے ہمراہ بچرنے کی آگیا دیتے رہے۔ اسی طرح اور بھی

کئیٔ او پکار کئے۔ مگر افسوس کہ آتما رام جی نے ان سب اوپکاروں کا عوض بھی اپنی عادت کے مطابق ہی دیا یعنی پوج امر سنگھ جی مہاراج کے توڑے ہی میں ڈاکہ پوج جی صاحب کے بشن چند وغیرہ گیارہ جیلوں کو اپنی چال میں لاکر بہکا لیا۔

نوٹ

اس کا ثبوت بابہ بجے جی کرت جیون چرتر آتما رام جی میں درج ہے۔ جو قتوں نرنہ پر اساد گرنتھ پہلی دفعہ کا چھپا ہوا ہے اس کے شروع میں درج ہے۔ کہ جس طرح بشن چند وغیرہ سادہو بہکائے گئے تھے۔ اور اسی جیون چرتر کے صفحات ۲۴ لغایت ۲۷ پر خود بلبھ بجے جی لکھتے ہیں۔ کہ آتما رام جی کا باپ گنیش داس ڈاکہ مارتا تھا اسکا پھل دس برس قید میں رہا وغیرہ وغیرہ

پس جب آتما رام جی کی یہ کرتوت ظاہر ہوئی تو سری پوج جی مہاراج بڑے حیران ہوئے۔ کہ یہ کیسا شخص ہے۔ کہ جس نے نیکی کے عوض ہم کو اسقدر نقصان پہنچایا لاچار پوج جی مہاراج نے بھی انکا نرادر کیا۔ تو پھر اسکو پنجاب سے بھی جانا پڑا اور دکن دیس کو چلا گیا۔ جہاں بت پرست جینیوں کے بہت سے مندر ہیں۔ آخر اس نے اپنے دلی خیال کو پورا کر لیا۔ کہ جو

شروع سے ہی اُس کے دلمیں قایم ہو رہا تھا۔یعنی اُس نے سمت ۱۹۳۲ یا سمت ۱۹۳۳ میں مکھ بستر کا کو جو جین منیوں کا چنہہ (نشان) ہے۔اوتار دیا۔جو سو یتامبری مت ارتھات سفید لبستر دہارنے والا مت ہے۔اس سے ورودہ۔(خلاف) پیتامبر مت یعنی پیلے لبستر دہارن کر لئے چنانچہ اسیوقت سے آتما رام جی نے دویشا نل میں پرجلت ہوکر جین منیو کی ڈھونڈیئے نام سے پنندا کرنا اپنا فرض سمجہہ لیا۔

پس ناظرین بخوبی سمجہہ گئے ہونگے۔کہ آتما نندی کیوں جین مُنیوں سے عداوت رکھتے ہیں۔

پوہ شدی ۸

پہلے پرشن کا جواب اشنان کی باریمیں

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے پہلے سوال کے جواب میں فرمایا کہ لوگوں کو مناسب ہے۔کہ وہ پہلے اِن ہی آتما نندی سادہوؤں اور شرادکوں سے دریافت کریں۔کہ آن کے پیتامبری سادہو خود اشنان کرتے ہیں یا نہیں۔اگر کرتے ہیں تو کس سوتر کے آتوسار اگر نہیں کرتے تو پھر وہ اپنے آپ کو کیسے (پوتر) کس کرتوت پہ مانتے ہیں۔پھر سری مہاستی جی نے فرمایا۔کہ آپ دست

کے بارے میں ہمارے نیستہ سوتر کے چوتھے ادھیہ
میں لکھا ہے۔ کہ سادہو۔ یا سادہوی پاخانہ جاکر سوچ
کرم یعنی۔ آب دست۔ لئے بنا رہے۔ تو ایک ماسک ونڈ آتا
ہے۔ اور اگر کہیں سادہو کے شریر یا بستر (کپڑے) کو
وشٹھ (پاخانہ) یا رادہ یا خون لگ جاوے تو اُسے شدہ
کئے۔ (دہوئے) بغیر شاستر پڑھے تو ڈنڈ آتا ہے۔ وغیرہ
وغیرہ مگر اشنان کے بارہ میں آپ نے فرمایا۔ کہ جین
گرہستہ تو اشنان کرتے ہی ہیں۔ لیکن برہم چاریوں
سادہوؤں کے لئے اشنان شنگار کا کارن ہونے سے
ہر ایک شاستر میں منع ہے
یتھا مہابھارتہ شانتی پرب برہم چریہ آدہیکار میں
ایسے شلوک سنتے ہیں۔

[illegible]
[illegible]
॥६॥

ارتھ (۱) شکھہ بیجیا (۲) لب رس بھوجن (۳)
بہت باریک بستر (۴) پان وغیرہ (۵) اشنان
(۶) مالش وغیرہ (۷) دانتوں کو کاشٹ سے
گھسنا۔ (دتون کرنا) (۸) عطر وغیرہ خوشبودار اشیاء
لگانا۔ (ان مذکورہ آٹھ کاریوں کا کرنا برہم چاریوں
کے لئے دوش ہے۔ ایسے ہی گوتم رشی بھی اپنی سمرتی

میں برہم چاریوں کو حسب ذیل تیئس ۲۳ کاریہ منع کرتے ہیں
(۱) مدہو (شہد) (۲) مانس (گوشت) (۳) سُگندہی
(خوشبو) (۴) پھول مالا (۵) دِن کو نیند کا لینا- یعنی
سونا- (۶) آنکھوں میں انجن (سرمہ) ڈالنا- (۷)
اوبٹنا (آٹا میں گھی وغیرہ ڈال کر یا صابن وغیرہ جسم پر
ملنا (۸) اسواری (گھوڑا اونٹ ہاتھی بگی بیل وغیرہ
وغیرہ پر چڑھنا (۹) جوتا (بوٹ جوتی) وغیرہ کا
پہننا- (۱۰) چھتری کا لگانا (۱۱) کام (زناکاری)
(۱۲) کرودہہ (غصہ) (۱۳) لوبہہ (لالچ) (۱۴)
موہہ (اُلفت) (۱۵) باجا بجانا (۱۶) اشنان کا
کرنا- (۱۷) داتن کا کرنا- (۱۸) ہرش (خوشی) (۱۹)
نرت (ناچنا) ۲۰ گانا (۲۱) نندیا (بُرائی) کرنا- (۲۲)
مدرا (شراب) (۲۳) بہہ (خوف) بیس دیکھو نمبر ۱۶
اشنان کا ہے- جو برہم چاری کے لئے منع کیا ہے- اسی
طرح جین مول سوتر دسوین کالک ادہین تیسرے میں
۵۲ کاریہ برہم چاری کے لئے منع کئے ہیں- جس کی دوسری
گاتہا میں اشنان صاف منع لکھا ہے- دیکھو شلوک
نمبر ۲

उदे हिपं किंयगइं निधागं अभि हव्राम्हेय
राद्रभत्रे हिएगहेय गंध मल्हेप वीयऐ
॥६॥

ارتھ ساہدو کے واسطے بھوجن بنایا جاوے (۲) ساہدو کے واسطے مول لیا جاوے۔ (۳) ۔ساہدو کو نیوتا کا بھوجن یا روزمرہ کسی خاص گھر کا بھوجن لینا۔ (۴) ساہدو کے مکان پر لاکر بھوجن دینا (۵) راتری میں بھوجن کرنا (رات کو کھانا کھانا) (۶) اشنان کا کرنا۔ (۷) خوشبو لگانا (۸) پھول مالا وغیرہ کا دھارن کرنا (۹) پنکھا کرنا۔ یہ دوش ہیں۔ اسی طرح اور بھی دوشن تبلائے گئے ہیں۔ کتاب کے بڑھ جانے کی وجہ سے نہیں لکھے گئے جنکی تفصیل اسی سوتر کے اسی ادہین کی آٹھویں گاتھا تک دیکھ سکتے ہیں۔

پوہ شدی ۹

خاص آتمارام جی سمیگی کی رائے

پھر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے فرمایا کہ خود آتمارام جی سمیگی بھی اپنے بنائے جین تتوا درش گرنتھ مطبوعہ سمت ۱۹۴۰ کے پرشٹ ۱۰۲ پر لکھتے ہیں۔ کہ ایسی اسوچی دیہہ کو مہاموہ اندہ پرش سوچی مانتے ہیں تہتا پانی کے ۱۰۰ گھڑوں سے اشنان کر کے سوگندہی پشپ کستوری پر کمھ درودن کر کے باہری توچا تو کتنے کال تائیں مگدہ جیو سوچی سوگندت کرتے ہیں پرانتو